



## سوال

(493) حاملہ یا مرضعہ روزے ترک کر دے الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حاملہ یا مرضعہ روزے ترک کر دے۔ (ترمذی) قضا کا ذکر نہیں والعافیۃ عن سکت نیز ذرونی فیما ترکتکم زیر نظر رکھتے ہوئے جواب عطا فرمائیں (سائل مذکور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حاملہ اور مرضعہ بیمار کے حکم میں ہیں۔ اس لئے **فِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ** [۱۸۴](#) **سورة البقرة** کا حکم ان کو بھی شامل ہے۔

## تشریح

دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت اگر روزہ نہ رکھ سکے تو وقت پر روزہ توڑ کر بعد کو قضا کریں اس بارے میں بہت سی احادیث اور آہٹا وارد ہیں۔ ان میں سے کچھ دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

"عن انس بن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع من المسافر شرط الصلوة والصوم عن المسافر وعن المرضع والحیلى" (رواہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)

"انس بن مالک الکعبی سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اٹھایا ہے۔ اور روزہ مسافر اور دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت سے اٹھایا"

آیت کریمہ اور حدیث میں بالتصریح یہ بات ظاہر ہے کہ مسافر کو بعد مقیم ہو جانے کے روزہ قضا کرنا چاہیے اور جب مرضعہ کا عطف مسافر پر ہے۔ اور حیلى کا مرضعہ پر تب مرضعہ اور حاملہ کو بھی مسافر قیاس کیا جائے گا۔ موطا امام مالک میں حاملہ کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں۔

"قال مالک و اہل العلم یریدون علیہا القضاء كما قال اللہ عزوجل (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ [۱۸۴](#) سورة البقرة)..... ویریدون ذلك مرضا من الامراض مع الخوف علی ولدہا"



امام مالک نے کہا اہل علم روایت کرتے ہیں کہ حاملہ پر روزے کی قضا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا پس جو شخص تم میں سے بیمار ہو۔ یا مسافر پس کفنی ہے۔ دوسرے دنوں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمیع امراض سے ایک مرض ہے ساتھ خوف کرنے اور اپنی سے یعنی حاملہ بمنزلہ مریض کے ہے۔ اور مریض کو جب بعد المرض روزہ فوت شدہ کو قضا کرنا چاہیے۔ تو اس طرح حاملہ کا بھی حال ہے۔ تفسیر خازن میں آیت مذکور کے تحت میں ارقام فرماتے ہیں۔ "حمل والی اور دودھ پلانے والی جب اپنی اولاد پر خوف کریں تو افطار کریں۔ اور دونوں پر قضا اور کفارہ ہے۔ اور امام بخاری، بخاری کے جزائٹھارویں میں ارشاد فرماتے ہیں۔ "یعنی دودھ پلانے والی اور حمل والی کے بارے میں حسن بصری اور ابراہیم نے کہا۔ کہ وہ دونوں اگر اپنے نفس پر یا ان کی اولاد پر خوف کریں۔ تو افطار کر لیں۔ اور بعد کو وہ روزہ قضا کریں۔ اس کے ماتحت میں ابن حجر فتح الباری میں حسن بصری سے روایت کرتے ہیں۔ "حسن بصری نے کہا دودھ پلانے والی جب خوف کرے اپنی اولاد پر تو افطار کرے۔ اور مسکین کو کھانا کھلاوے۔ اور حاملہ جب اپنے بچے پر خوف کرے۔ تو افطار کرے اور بعد کو قضا کرے۔ اور وہ بمنزلہ مریض کے ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حاملہ بمنزلہ بیمار کے ہے۔ اور بیمار کے بارے میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے۔ فعدۃ من ایام اخر یعنی مریض اگر رمضان شریف میں روزہ نہ رکھ سکے تو پیچھے کو قضا کرے۔ علامہ شمس الحق صاحب فاضل عظیم آبادی عون للمعبود میں شرح الیوداؤد میں حدیث مذکورہ الصدر کے تحت بیان فرماتے ہیں۔ "حاملہ اور مرضعہ اور ان کی اولاد کو باقی رکھنے کے لئے افطار کریں۔ پھر قضا کریں اور کھانا کھلائیں۔ اس لئے کہ ان دونوں کا افطار غیر کے لئے ہے۔ اب رہا وہ قول جو سہل السلام میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

"الحاصل والمرضع انہما یفطران ولا قضاء"

حامل اور مرضعہ کے بارے میں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دونوں افطار کریں۔ اور ان پر قضا نہیں ہے۔ سو جواب اس کا یہ ہے کہ آیت قرآنی اور حدیث نبوی ﷺ رہتے ہوئے قول صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین ہمارے لئے حجت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 647

محدث فتویٰ